مصائب کے باوجود جن ارباب تقدس کے لب و دہن سے جزع و فزع کی ایک آہ بھی نہ نکل سکی آج وہ بھی اپنا گوشۂ عافیت چھوڑ کر الکشن کے میدان میں اتر پڑے ہیں اور صرف اس لئے کہ وہ جس فریق کی حمایت کر رہے ہیں اگر الکشن میں اس کو کامیابی نہ ہوئی تو اس ملک میں ایک ہزار سال سے رہنے بسنے والا اسلام یہاں سے فنا ہو جائیگا اور مسلمان ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیں گے۔ "بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی ست"

ہمارا روئے سخن کسی ایک پارٹی کی طرف نہیں ہے بلکہ ہم مسلمانوں کی تمام پارٹیوں کے معتمد رہنماؤں سے پوچھتے ہیں کہ خدا کے لئے ذرا انصاف سے کام لیجئے اگر آپ نے عوام کے بنانے اور سدھارنے کے لئے کوئی تعمیری کام نہیں کیا اور ہر الکشن کے موقع پر اسی طرح ان غریبوں کے ذہن و دماغ سے کھیلتے رہے تو آئندہ چل کر ہندوستان تقسیم ہو یا ایک ہی متحدہ ہندوستان بنے بہرحال مسلمان کسی گوشہ میں بھی ترقی یافتہ اور مضبوط قوم کی حیثیت سے زندگی بسر نہیں کر سکتے ان سب طرز جدید و قدیم کے مسلمان رہنماؤں کو سوچنا چاہئے کہ انھوں نے عوام کی اخلاقی، تعلیمی، اقتصادی اور معاشرتی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اب تک کیا کیا ہے؟ قوم کی اصل تعمیر کا راز اس میں مضمر ہے کہ اس کے عوام تعلیم یافتہ ہوں، زندگی کی ضرورتوں اور ان ضرورتوں کو پورا کرنے کے نئے اور ترقی یافتہ طریقوں سے واقف ہوں، سیاسی شعور رکھتے ہوں اور صنعت و حرفت، زراعت و کاشتکاری وغیرہ کا کوئی میدان ایسا نہ ہو جس میں ان کے قدم دوسری قوموں سے پیچھے ہوں۔ پھر ساتھ ہی ان کی ذہنی اور دماغی تربیت اس طرح کی گئی ہو کہ وہ مضبوط کیرکٹر کے مالک ہوں۔ ان میں خود اعتمادی اور عزت نفس کا جوہر اس درجہ کامل ہو کہ وہ کسی قوم کا آلۂ کار بن کر اپنا قومی مفاد قربان نہ کر سکیں۔ اصل کام کرنے کا یہی ہے۔ اور ہر پارٹی کو جواب دینا چاہئے کہ اس راہ میں اس نے اب تک کیا کیا ہے؟